آخری قسط ڈاکٹر وحید الدین*

عدل اور عدلیہ

اس وقت ملک عدالت عظمیٰ کے بحران میں پھنسا ہوا ہے اس تناظر میں زیر نظر مقالہ میں اسلام کے نظام عدل و عدلیہ پر روشنی پڑتی ہے۔ ....(ادارہ)

دیگر فقہائے کرام: عدالت کو ایک شخص کسی مقدمہ میں مطلوب ہے تو قاضی مطلوبہ شخص کی طرف اپنا نمائندہ بھیجے اگر وہ نہ آئے تو قاضی پہلے اس کے گھر کی تلاشی لے اور پھر اس کے گھر کے گرد پہرہ بٹھا دے اور اگر کافی مدت گزر جانے کے بعد وہ گھر سے نہ نکلے تو قاضی کو اس کا مکان منہدم کرنے کی بھی اجازت ہے۔ کیونکہ یہ شخص سلطان کا معاند ہے۔ نیز قاضی اچانک چھاپہ مار کر بھی ملزم برآمد کر سکتا ہے اور اس کیلئے خصوصی اعوان عدالت کی خدمات حاصل کر سکتا ہے[۳۴]

ان فقہی آراء و اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی اگر کوئی ایک فریق مقدمہ یا گواہ عدالت کے طلب کرنے پر عدالت میں پیش ہونے سے پس و پیش کرے تو اسے تعزیری سزا دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اسے پولیس اور انتظامیہ کے ذریعے حاضری پر مجبور کیا جائے گا اور اس کے خلاف عدالت میں حاضر نہ ہونے کا دعویٰ قائم کر کے دو گواہوں کی گواہی پیش کی جائے گی کہ اس نے عدالت میں حاضری سے عمداً پس و پیش سے کام لیا اور جب تک الزام ثابت نہ ہو جائے تب تک اسے سزا نہیں دی جاسکتی نیز اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ بیلف اور پولیس کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے اس عدم اعتماد کی وجہ دو گواہوں کی گواہی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اگر پولیس اور بیلف کے قول کا اعتبار کیا جاتا تو دو گواہ ضروری قرار نہ دیئے جاتے، ہاں اگر وہ عدالت میں کوئی حرکت آداب عدالت کے خلاف کرتا ہے تو اس صورت میں دعویٰ قائم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ گواہوں کی بلکہ قاضی اپنے علم کے اعتماد پر زجر، ضرب یا حبس کی تعزیری سزا ایسے جرم پر دینے کا مجاز ہے جو عدالت کے اندر خلاف آداب عدالت کیا گیا ہو۔ ۲۔ ۳ عدالت میں جھوٹی شہادت اور جھوٹا بیان دینا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے، تفصیل شہادت کے مبحث میں دیکھیں۔

---

* چیئرمین شعبہ عربی، علوم اسلامیہ و تحقیق گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

عدالت میں بے ہودہ گوئی

احناف فقہائے امت: قاضی علاء الدین الطرابلسی اگر عدالت میں ایک فریق نے دوسرے کو گالی دی یا اور قسم کی ایسی حرکت کی جو موجب توہین عدالت ہو تو حاکم حسب صواب دید خود اس کو قید کی سزا دے سکتا ہے۔ (۳۵)

حنابلہ: ابن قدامہ: وله ان ينتهز الخصم اذا التوى ويصح عليه وان استحق التعزير يعزره بما يرى من ادب وحبس وان افتات عليه بان يقول حكمة على بغير الحق اداره تشيت فله تاديبه وان يرأ المنكر باليمين قطعها عليه وقال البينة على خصمك فان عاد نهره فان عاد نهره ان راى وامثال ذالك مما فيه اساء الادب فله مقابله فاعله وله العفو۔ (۳۶)

ترجمہ: اگر مقدمہ کا کوئی فریق مقدمہ میں رخنہ اندازی یا ہیر پھیرا کرے تو قاضی کو حق حاصل ہے کہ اسے منع کرے اور ضرورت پڑنے پر اپنی صوابدید کے مطابق صرف حبس کی سزا دے اور اگر وہ قاضی پر خلاف حق فیصلے کرنے یا رشوت لینے کا الزام عائد کرے تو اسے تادیبی کاروائی کا حق حاصل ہے اگر منکر پہلے قسم اٹھانا چاہے تو اسے روک دے اور کہے کہ تمہارے مخالف کے ذمہ گواہی ہے (تمہاری باری اس کے بعد آئے گی) اور اگر وہ دوبارہ قسم اٹھائے اور قاضی کی بات پر توجہ نہ دے تو قاضی اسے ڈانٹ سکتا ہے اور اگر وہ سہ بارہ ایسا کرے تو وہ اپنی صوابدید پر اسے تعزیری سزا دے سکتا ہے اور اگر اس قسم کی کوئی اور خلاف آداب عدالت کا کام کرے تو قاضی کو اس میں معاف کرنے اور اپنی صوابدید کے مطابق تعزیری سزا دینے کا حق حاصل ہے۔ اگر کسی مقدمہ کا کوئی فریق کسی معاملہ میں مشکلات پیدا کرے تو قاضی اس کو جھڑک سکتا ہے اگر وہ سزائے تعزیر کا مستحق ہے تو قاضی اس کو مناسب جسمانی یا قید کی سزا بھی دے سکتا ہے اگر کوئی شخص قاضی کی بدتمیزی کرے مثلاً یہ کہے کہ تم نے میرے خلاف جو فیصلہ دیا ہے وہ مبنی برحق نہیں ہے یا تم نے رشوت لی ہے تو قاضی اس شخص کو سزا بھی دے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ (۳۷)

مالکیہ: ابن الماجشون اور فطرت: و اذا اسرع بغير حجة مثل قوله يا ظالم يا فاجر و نحو ذلك زجره عنه ويضرب في مثل هذا الاان تكون فتنة من ذمي مروة فينهاه۔ (۳۸)

اور اگر کوئی خصم بلا دلیل قاضی کو ظالم، فاجر یا اس طرح کے برے القاب سے مخاطب کرتا ہے تو وہ اسے ڈانٹ بھی سکتا ہے۔ اور اگر اس سے اہل مروت میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو محض منع کرنے پر اکتفا کرے۔

ابن فرحون: ان القيام والحق فيه لله عزوجل فلا يحل للقاضي تركه لان السباب انتهاك الحرمة مجلس القاضي والحكم (۳۹)

اس میں حق اللہ کا تعلق ہے اس لئے قاضی کو اس حق کا چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ گالی گلوچ مجلس قاضی اور فیصلہ دونوں کی

ہتک عزت ہے۔

احمد السرردیر: اگر کوئی شخص مجلس عدالت میں قاضی کے فیصلہ کو برا کہے مثلاً یہ کہے کہ آپ کا یہ فیصلہ غلط ہے یا آپ ناحق فیصلہ کرتے ہیں یا آپ رشوت لیتے ہیں یا مثلاً یہ کہے اگر میں کوئی بڑا آدمی ہوتا' یا آپ کو روپیہ دیتا' تو آپ میرے حق میں فیصلہ کر دیتے۔ یا میری گواہی قبول کر لیتے یا ایسی ہی کوئی اور بات کہے (اب سب صورتوں میں اس شخص کی تادیب کی جاسکتی ہے) (وفی الحاشیہ) اگر عدالت سے باہر ایسی کوئی بات کہے تو پھر اس کو قاضی خود کوئی تادیب نہ کرے بلکہ کسی اعلیٰ عدالت کو معاملہ بھیج دے تاہم بہتر یہی ہے کہ معاف کر دے۔ (۴۰)

محمد بن عرفہ: وتاديب من اساء اى كقوله ظلمتنى اوكتريت على وقال ابن عبد السلام يجب التاديب لحرمة الشرع وكذلك اذا ساء على غيره اى كشاهد اوخصم كان الادب واجبا (۴۱)

اور جو شخص قاضی سے بدتمیزی کرے مثلاً یہ کہے کہ تم نے مجھ پر ظلم کیا ہے یا مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ تو قاضی اسکے خلاف تادیبی کارروائی کر سکتا ہے۔ ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ شریعت کا احترام برقرار رکھنے کیلئے تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ نیز اگر کسی اور سے بھی اگر بدتمیز کرے مثلاً گواہ سے یا فریق مخالف سے تو بھی تادیبی کارروائی واجب ہوگی۔

فقہ اسلامی میں یہ تحفظ صرف قاضی کی ذات کو حاصل نہیں بلکہ گواہوں اور فریق مخالف کے ساتھ عدالت میں زیادتی کی صورت میں یہ تحفظ انہیں بھی حاصل ہوگا' قاضی اپنی ذات کے لئے درگزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر گواہوں اور کسی فریق کے ساتھ ہونیوالی زیادتی کو وہ معاف نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس کا نوٹس لے اور متعلقہ شخص کو سزا دے۔

شوافع: علامہ ماوردی: فينهى القاضى الخصم عن لرده ولايبدأبه قبل النهى بزجرفان كف بالنهى كف عنه وان لم يكن عنه قابله وغلبه بالزجرو الزبر قولاً لاتتعداء الى ضرب ولا حبس ويكون زجره وزبره معتبرا من وجهلين احدهما بحسب لرده والثانى على قرر منزلتة ذان لم يكف بالزجر بعد الثانية حتى عاداليه ثالثه جازان ان يتجاوز زواجر الكلام الى الضرب والحبس تعزيرا داد بايحتهر فيه حسب الرود' وعلى قرر المنزلة فان كان فى لرده شتم وفحش وكان غمرا اسفيها ضربه امابالعصعا اوبالنفل على مقداره وان كان لرده تمانعاً من الحق وخروجا من الواجب (۴۲)

ترجمہ: قاضی فریق مقدمہ کو بدتمیزی اور توہین سے منع کرے اور منع کرنے سے پہلے اس کو ڈانٹنے سے پرہیز کرے' اگر وہ منع کرنے سے رک جائے تو قاضی مزید کارروائی نہ کرے اور اگر نہ رُکے تو قاضی اس کو زجر و ڈانٹ پلا سکتا ہے۔ لیکن

مارنے اور قید کرنے کا بھی قاضی کو اختیار نہ ہوگا۔ قاضی کو زجر دو طرح سے معتبر ہوگی ایک اس کی بدتمیزی اور اہانت کے مطابق دوسرے اس کے مقام کے مطابق اگر دوسری مرتبہ وہ ڈانٹ ڈپٹ سے بھی باز نہ آئے اور تیسری مرتبہ بھی خلاف آداب عدالت حرکت کا ارتکاب کرے تو قاضی اس کے توہین آمیز رویے اور اس کی پوزیشن دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اجتہاد سے تعزیراً اس کو ضرب اور حبس کی سزا دے سکتا ہے' چنانچہ اگر اس کی بدتمیزی گالی گلوچ اور بدگوئی کی شکل میں ہو اور آدمی بھی بددماغ اور بیوقوف ہو تو اسے بقدر جرم ڈنڈے یا جوتے سے مار سکتا ہے اگر اس کا جھگڑا اور توہین آمیز رویہ حق سے روگردانی اور فرض سے فرار تک محدود ہو اور وہ خاموش ہو تو اسے گرفتار کر دے۔

ماوردی کا یہ استدلال اس فرمان الٰہی سے ہے۔

وتنذر به قوما لدا اس کے ذریعے آپ جھگڑالو قوم کو ڈراتے ہیں۔

زادالمحتاج: یجوز له تعزیراً من اساء الادب علیه فیما یتعلق باحکام کقوله حکمت بالجور ونحوه (۴۳)

قاضی کے فیصلوں کے سلسلے میں جو شخص بے ادبی کا مرتکب ہو مثلاً اس پر ظلم کا الزام لگائے تو قاضی اسے تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

ماحصل: فقہائے کرام کا اتفاق ہے ہر وہ شخص جو مجلس قضاء کے آداب کی خلاف ورزی کرے یا عدالت میں قاضی کے سامنے جھوٹی شہادت دے یا قاضی' عدالت اور گواہوں کے وقار کے خلاف کوئی حرکت کرے اور فیصلہ کے عمل درآمد یا عدالت میں پیشی کے سلسلہ میں قاضی کا حکم نہ مانے اور ہر وہ کام جس سے عدالت کی کارروائی میں مداخلت ہو یا عدالت کے وقار کو دھچکا لگے ان تمام صورتوں میں عدالت کی توہین متصور ہوگی اور اس کا مرتکب سزا کا مستحق ہوگا۔ (۴۴)

عدالتی فیصلوں کا ریکارڈ:

اگرچہ معاملات کا لکھ لینا یعنی کتابت قرآن کریم سے ثابت ہے اس لئے فیصلوں کے قلمبند کرنے کی وجہ موجود ہے لیکن عدالتی فیصلوں کا قلم بند ہونا حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں شروع ہوا ہے۔ محمود بن محمد عرنوس تاریخ القضاء فی الاسلام میں لکھتے ہیں خلفائے راشدین میں اور دوسرے بنی امیہ کے زمانہ میں محکمہ عدالت کی ابتدائی باقاعدہ تدوین اور نشوونما ہو رہی تھی۔ فیصلوں کو قلمبند کرنے کی ضرورت نہ تھی' جھگڑے والے لوگ قاضی سے استفتاء کرتے اور قاضی فیصلہ کر دیتے اور اس پر عمل ہو جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ نئے حالات پیدا ہوتے گئے۔ (۴۵)

محمد بن یوسف کندی تاریخ قضاۃ مصر میں لکھتے ہیں: سلیم بن عتر حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصر کے قاضی تھے' ان کے پاس کوئی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا۔ سلیم بن عتر نے ان وارثوں کے حقوق کا فیصلہ کر دیا لیکن اس کے بعد پھر ان دونوں نے اس فیصلہ میں شک وشبہ کیا اور ایک دوسرے سے انکار کرنے لگے کہ قاضی

صاحب نے اس طرح فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ یوں فرمایا تھا۔

انہوں نے عدالت کی طرف رجوع کیا تو قاضی صاحب نے پھر فیصلہ کیا اور اس فیصلہ کو کاغذ پر لکھ کر گواہی بھی کرا دی یہ گواہ فوج کے عہدہ دار تھے اس لحاظ سے مصر میں سب سے پہلے انہوں نے فیصلوں کو قلمبند کیا۔

سلیم بن عتر تابعین کے طبقہ اولیٰ میں سے ہیں اور بڑے عبادت گزار بزرگ تھے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے ناسک کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ ۴۰ء میں عہدہ قضاء پر مامور ہوئے۔ بیس سال اس عہدہ کی خدمات عمدگی سے ادا کیں۔ ۶۵ء میں بمقام دمیاط وفات پائی تاریخ میں یہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے فیصلوں کو کتابی صورت میں قلمبند کرایا۔ (۳۶)

مصادر و مراجع

(۱) اسلام میں مقننہ قانون سازی میں خود مختار نہیں بلکہ وہ شرعی اصول وضوابط کی پابندی ہوگی اور عدلیہ بھی بایں معنی خود مختار نہیں بلکہ فقط اسلامی اصولوں کی روشنی میں فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

(۲) المائدہ ۵:۴۹ (۳) المائدہ ۵: ۴۸ (۴) المائدہ ۵

(۵). امام مسلم ابوالحسین مسلم بن الحجاج القیردی بن مسلم ابن ورد بن شان نیشا پوری الشافعی ۲۶۱ھ : مسلم فی الحدود' باب رجم الیہود' ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ۲۷۵ھ : ابوداؤد فی الحدود باب رجم الیہود' میرمحمد کتب خانہ کراچی' جامع الاصول' ج۳' ص۵۴۵۔ (۶) بحوالہ احبار' باب ۲۰' استثناء' باب ۲۲۔۲۳۔۱۴

(۷) مصنف عبدالرزاق' لابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی ۲۲۱ھ :تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی ج ۹۔المکتب الاسلامی بیروت' ص ۴۲۶۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد' ج ۶' دارالکتاب العربی' بیروت لبنان ص ۲۸۹۷۔ الھیثمی حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ۸۰۷ھ : امام احمد بن حنبل الشیبانی ابو عبداللہ احمد بن محمد حنبل بن ھلال الشیبانی ۲۴۱ھ : مسند امام احمد' ج ۱ مصر' ۱۳۱۳' ص ۱۴۱۔

(۸) ابوداؤد فی الدیات والنسائی فی القسام والمصنف

(۹) المصنف' ج ۴' ص ۴۶۸

(۱۰) ابن اثیر علی بن محمد ۶۳۰ ھ : تاریخ الکامل ج ۲' دارالکتاب العربی بیروت' ص ۱۰۴

(۱۱) طبقات بن سعد' ج ص۳' ص ۱۸۲' مصنف عبدالرزاق' ج ۱۱' ص ۳۳۶' الکامل لابن الثیر' ج ۲' ص ۱۶۰ (۱۲) محمد شہیر ارسلان: القضاء والقضاۃ' ص ۲۰۴

(۱۳) القضاء والقضاۃ ص ۲۱۳ (۱۴) الکامل لا بن اثیر' ج ۳' ص ۳۰

(۱۵) القضاء والقضا' ص ۱۸۶

(۱۶)　کنز العمال ' ج۱۳ بحوالہ ابن ابی داؤد ' ابن عساکر ' ص ۸۳

(۱۷)　فتاوی قاضی خان برحاشیۃ عالمگیری ' ج ۲ ' : الشیخ نظام وجماعت من العلماء ' ھند تالیف بحکم جلالۃ الملک المعظم السلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر ملک الھند ' الفتاوی الھندیہ (فتاوی عالمگیری) بلوچستان بک ڈپو ۱٤۰۵ھ : ۱۹۸۵ء ' ص ٤٤۹ ' عالمگیری ' ج۳ ص۳۱۹

(۱۸)　جسٹس امیر علی : ھسٹری آف سارا سنز ' مطبوعہ لندن ' ص ٦۲

(۱۹)　الماوردی ابوالحسن بن محمد بن حبیب البصری الشافعی ٤۵۰ھ الاحکام السلطانیہ۔ دارالکتب العلمیۃ ' بیروت ' ص ٦۵

(۲۰)　فتاوی قاضی خان بر حاشیۃ عالمگیری ' ج ۲ ' ص ٤٤۹ ' عالمگیری ' ج ٤ ' ص ۳۱۸

(۲۱)　الکامل لابن اثیر ' ج ۳ ' ص ۳۰۔　　(۲۲)　النسآء (٤) : ٦۵

(۲۳)　ظفراحمد عثمانی القرآن الحکیم ترجمہ وتفسیر بیان القرآن اختصار شدہ ' ص ۷۹

(۲٤)　مولانا مفتی محمد شفیع ' معارف القرآن ' ج۲ ' ص ٤٦۰

(۲۵)　ممد بن خلف بن حیان المعروف بوکیع:اخبار القضاۃ ۳۰٦ھ : ج ۳ ' عالم الکتب بیروت ' ص ۳۱۳

(۲٦)　الاستاذ ادم متز : کتاب الحضارۃ الاسلامیہ ' ص ۳۵۷۔ دکتور منیر: طبعات المجتمع الاسلامی ' ص ٤۱۲

(۲۷)　الخصاف حسام الدین عمر بن عبدالعزیز ۵۳٦ھ: والمعروف بصدر الشھید: شرح ادب القاضی ج۲ ' مطبعۃ الارشاد بغداد۔۱۹۷۷ء ص ۱۲٦۔ الفتاوی الھندیۃ ' ج۳ ' ص ۳۲۱۔ ادب القاضی للماوردی ' ج۲ ' ص ۳٦۰۔ السرخسی ' علامہ السرخسی محمد بن احمد بن ابی سھل السرخسی شمس الأئمۃ الحنفی ۵۰۰ھ : المبسوط ' ج۱٦ ' دارالمعرفت ' بیروت لبنان ' ص ٦٤۔

(۲۸)　النور (۲٤) : ٤۸۔

(۲۹)　الجصاص ' امام الجصاص ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی ٤۷۰ھ احکام القرآن ۔ ج ۲ ' دارالکتب العربی ' بیروت۔ ۱۳۳۵ھ: ص ۳۲۹　　(۳۰)　النور(۲٤) : ۵۱

(۳۱)　احکام القرآن للجصاص ' ج۲ ' ص۳۲۹۔ ابن فرحون برھان الدین بن ابراھیم بن علی بن ابی القاسم بن محمد بن فرحون المالکی ۲۹۹ھ: تبصرۃ الحکام فی اصول الاقضیۃ ومناھج الاحکام ج۱ ' ص دارالکتب المکتبۃ بیروت۔

(۳۲)　ابن ابی الوم شھاب الدین ابواسحاق ابراھیم بن عبداللہ المعروف بابن ابی الدم الحموی الشافعی ٦٤۲ھ: کتاب أدب القضاء من دار الفکر ' دمشق ' ص ۳۱ ' ۱۳۲

(۳۳)　روضۃ القضاۃ ' ج۱ ' ص ۱۷۳۔ الطرابلسی قاضی علاء الدین ابی الحسن علی بن خلیل

الطرابلسی الحنفی ۸۴۳ھ : معین الحکام فی مایتردد بین الخصمین من الاحکام مصطفی البابی الحلبی' مصر ۱۳۱۰ھ : ص ۹۹

(۳٤) روضة القضاة: ج ۱' ص ۱۷۵' الفتاوی الهندیة' ج۳' ص ۳۳٦' ادب القاضی للخصاف' ج ۲' ص ۳۲٦' ابن قدامه المقدسی شمس الدین عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن قدامه الصالحی الحنبلی ٦٥٢ھ : المغنی لابن قدامه' ج ۱۱' دارالکتاب العربی' بیروت ۱۹٦۷ء ص ٤۰۲۔ تبصره الحکام' ج۱' ص ۲٤۳۔ ابن الحطاب ابوعبدالله محمد بن محمد بن عبدالرحمن الطرابلسی المالکی ۹۵٦ھ : مواهب الجلیل شرح مختصر خلیل' ج ٦' مکتبه النجاح لیبیا: ص ۱٤۵۔

(۳۵) معین الحکام (۳٦) المغنی مع الشرح الکبیر' ج ۱۱' ص ۳۸٦

(۳۷) المغنی لابن قدامه' ج ۹' ص ٤۳۔٤٤

(۳۸) تبصرة الحکام' ج ۱' ص ۳٤

(۳۹) تبصرة الحکام' ج ۱' ص ۳٤

(٤۰) الدر دیر ابوالبرکات احمد بن محمد بن احمد الدردیر المالکی ۳۲۱ھ : الشرح الصغیر' ج ٤' دارالمعارف' مصر' طبع قاهرة ص ۱۹٤۔۱۹۵

(٤۱) الدسوقی' الشیخ محمد ابن عره ا لدسوقی المالکی ۱۲۳۰ ھ : حاشیة الدسوقی علی الشرح الکبیر' ج ٤' دارالفکرك بیروت' ص ۱۱۸۔

(٤۲) ادب القاضی للماو ردی' ج ۱' ص ۲۵٤

(٤۳) المبسوط للسرخسی' ج ۱٦' ص ٦٤' الفتاوی الهندیة' ج۳' ص ۳۲۱۔ معین الحکام' ص ۹۷۔ شرح ادب القاضی للخصاف' ج۲' ص ۳۳۵' حاشیه الدسوقی' ج٤' ص۱۱۸۔ امام مالك ابوعبد الله مالك بن انس بن مالك بن ابی عامر التیمی ۱۷۹ھ : عن روایة سنجنون عن ابی القاسم عن مالك: المدونة الکبری' ج ۵' مطبعة خیریة مصر' ۱۳۲۲' ص ۱٤٤۔ احمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ ۸٤۰ھ :ا لبحر الزخار' ج٦' المطبع مؤسسة الرسالة' بیروت' ص ۱۲۱۔ المغنی' ج ۱۱' ص ۳۸۷' کتاب ادب القضاء لابن ابی الدم' ص ۸۹۔ الشیخ عبدالله بن الشیخ حسن الحسن الکوهجی: زاد المحتاج' ج ٤' الشئون الدینیه' قطر' ص ۵۳۱۔

(٤٤) معین الحکام للطرابلسی' ص ۲۰

(٤۵) الشیخ محمد عرنوس: تاریخ القضاء فی الاسلام بعرنوس' المطبعة الاحلیه الحدثیة' القاهرة

(٤٦) الکندی' ابوعمر محمد بن یوسف المصری ۳۵۰ھ : تاریخ قضاة مصر۔